ترتیبِ مصحف ایک جائزہ

از:- سید ظفر علی، دارالسلام عمرآباد

دوسری قسط

شاید اسی کی طرف حضرت ابن عباسؓ کی وہ حدیث ہے جس کی تخریج امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان اور حاکم نے کی ہے۔

قلت لعثمان ما حملکم علی ان عمدتم الی الانفال وھی من المثانی والی براءۃ وھی من المئین ولم تکتبوا بینھما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم ووضعتموھا فی السبع الطوال؟

فقال عثمان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنزل علیہ السور ذوات العدد فکان اذا انزل علیہ شیء دعا بعض من یکتب فیقول ضعوا ھذہ الآیات فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا وکذا وکانت الانفال من اوائل ما انزل بالمدینۃ وکانت براءۃ آخر من القرآن نزولا وکانت قصتھا شبیھۃ بقصتھا فظننت انھا منھا فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبین لنا انھا منھا فمن اجل ذالک قرنت بینھما ولم اکتب بینھما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم ووضعتھا فی السبع الطوال۔[1]

ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان سے پوچھا کہ سورہ انفال مثانی میں اور سورۂ براۃ مئین میں سے ہے آپ نے دونوں کو ملا دیا اور سبع طوال میں شامل کر دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ کے ذریعہ حدفاصل بھی قائم نہیں کی؟

حضرت عثمان نے کہا کہ سورہ انفال مدینہ میں سب سے پہلے اتری تھی اور سورہ براۃ سب سے اخیر سورہ ہے

---

۱ مناہل العرفان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۳۴۷۔

لیکن دونوں کے واقعات ملتے جلتے ہیں اس لئے میں نے سمجھا کہ دونوں ایک ہی سورہ ہیں لیکن چونکہ آنحضرتؐ نے اس کے متعلق کوئی تصریح نہیں فرمائی تھی۔ اس لئے میں نے دونوں کو پاس پاس لکھا اور بیچ میں بسم اللہ نہیں لکھی۔ اور اسے سبع طوال میں شامل کردیا۔

ابن فارسی کا یہ قول ان ہی حضرات کے حق میں جاتا ہے۔

"قال ابن الفارس جمع القرآن على ضربين احدهما تاليف السور كتقديم السبع الطول وتعقيبها بالمئين فهذا وهو الذى تولته الصحابة واما الجمع الآخر وهو جمع الآيات فى السور فهو توفيقى تولاه النبى صلى الله عليه وسلم كما اخبره جبريل عن امر ربه" [1]

"ابن فارسی کا بیان ہے کہ جمع قرآن کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سورتوں کی ترتیب جیسے سبع طوال کو مقدم رکھنا اس کے بعد مئین والی سورتوں کو اور یہ کام صحابہ کرام کے ہاتھوں سے ہوا۔ ایسی دوسری قسم کی سورتوں میں آیات کی ترتیب تو یہ توفیقی ہے نبیؐ نے اللہ کے حکم سے حضرت جبریل کی رہنمائی میں اس کی ترتیب دی۔"

ان حضرات کی تیسری دلیل یہ ہے کہ عہد عثمان میں جمع و ترتیب قرآن سے پہلے صحابہ کے مصاحف مختلف تھے۔ اگر ترتیب سور توفیقی ہوتی تو پھر مصاحف کے اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں رہتی [2] جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت علی، حضرت ابی بن کعب وغیرہ کے مصاحف مصحف عثمان کی ترتیب سے مختلف تھے۔ ابن ندیم نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی ترتیب کو اسطرح بیان کی ہے:۔

بقرہ، نسار، آل عمران، المص، انعام، مائدہ، یونس، برأۃ۔ نحل، ہود، یوسف بنی اسرائیل انبیار، مومنون، شعرار، صافات، احزاب، قصص، نور، انفال، مریم، عنکبوت، روم، الم [3]

حضرت علی نے اپنے مصحف میں نزولی ترتیب کو ملحوظ رکھا تھا، حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:۔

---

[1] اتقان نوع ۱۸۔ [2] مناہل العرفان ص ۳۴۶

[3] کتاب الفہرست ص ۱۳۸

ویقال ان مصحف علی کان علی الترتیب النزول اولہ اقرأ ثم المدثر ثم نون والقلم ثم المزمل ثم تبت ثم تکویر ثم سبح وھکذا الی آخر المکی والمدنی

دوسرا قول ابن عطیہ کا ہے۔ ان کے متعلق علامہ زرکشی "برہان" میں لکھتے ہیں۔

"مال الیہ القاضی ابو محمد بن عطیۃ ان کثیرا من السور کان قد علم ترتیبہ فی حیاتہ کالسبع الطوال والحوامیم والمفصل واشاروا الی ماسوی ذلک یمکن ان یکون فوض الامر فیہ الی الامۃ بعدہ" [۲]

قاضی ابو محمد ابن عطیہ اس قول کی طرف گئے ہیں کہ سورتوں کی ترتیب نبیؐ کی حیات مبارکہ ہی میں ہو چکی تھی جیسے سبع طوال۔ حوامیم اور مفصل وغیرہ اس کے علاوہ جو چند سورتیں ہیں ممکن ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے صحابہ کے اجتہاد پر چھوڑ دیا ہو۔

ابو جعفر بن زبیر کا مندرجہ ذیل قول ابن عطیہ کے قول کی تائید کرتا ہے۔

"وقال ابوجعفر بن الزبیر: الاثار تشھد باکثر مانص علیہ ابن عطیۃ ویبقی منھا قلیل یمکن ان یجری فیہ الخلاف کقولہ اقرؤا الزھراوین البقرۃ وآل عمران رواہ مسلم وکحدیث سعید بن خالد قرأ صلی اللہ علیہ وسلم بالسبع الطوال فی رکعۃ رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ وروی البخاری عن ابن مسعود انہ قال فی بنی اسرائیل والکھف ومریم وطٰہٰ الانبیاء ھن من العتاق الاول وھن من تلادی فذکرھا نسقا کما استقر ترتیبھا"

ابو جعفر زبیر کہتے ہیں کہ اکثر احادیث ابن عطیہ کے قول کی شہادت دے رہی ہیں اور جو تھوڑی سورتیں رہ جاتی ہیں اس میں اختلاف کا امکان ہے اس کے دلائل یہ ہیں۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا تم زہراوین یعنی بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کرو اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح حضرت سعید بن خالد کی حدیث ہے کہ اللہ کے نبی نے ایک ہی رکعت میں سبع طوال کی تلاوت کرلی۔ ابن شیبہ کے مصنف میں یہ روایت ہے۔ امام بخاری حضرت ابن مسعودؓ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے بنی اسرائیل کہف

---

[۱] مقالات شبلی ج ص ۱۱ بحوالہ فتح الباری ج ۹ ص ۳۸

[۲] بدر الدین زرکشی البرہان فی علوم القرآن نوع ۱۴ و اتقان نوع ۱۸

...اور انبیاء ان سورتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ عتاق اُلیٰ میں سے ہیں ۔

وفی صحیح البخاری انہ کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث ... فقرأ قل ھو اللہ احد والمعوذتین " [1]

اور صحیح بخاری میں یہ بھی روایت ہے کہ ہر رات جب آپ بستر پر تشریف لاتے اپنی ہتھیلی کو ... ستے ، سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر پھونک لیتے ۔

علامہ زرقانی ابن عطیہ کے اس قول کے متعلق رقمطراز ہیں ۔

" وقد ذھب الی ھذا الرأی فطاحل من العلماء ولعلہ امثل الاراء لانہ وردت ... دیث تفید ترتیب البعض وخلا البعض الآخر بما یفید التوقیف بل وردت آثار ... رم بان الترتیب فی البعض کان عن اجتھاد کالحدیث المروی عن ابن عباس " [2]

اور اس قول کی طرف علماء کی ایک کثیر جماعت گئی ہے ۔ اس لئے کہ بعض حدیثیں ایسی ہیں جو ... ب پر دلالت کرتی ہیں لیکن اس کے علاوہ حدیثیں ترتیب کا فائدہ نہیں پہنچا رہی ہیں بلکہ چند ... ثیں ایسی ہیں جو اس بات پر وضاحت کرتی ہیں کہ بعض سورتوں کی ترتیب صحابہ کرام کی طرف سے ہوتی ... جیسے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث اس پر دال ہے ۔

اسی ضمن میں امام بیہقی کی وہ رائے بھی آجاتی ہے کہ سوائے سورۂ براءۃ اور انفال کے تمام ... رتوں کی ترتیب توقیفی ہے اور علامہ سیوطی ان ہی کے ساتھ ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں :

" والذی ینشرح لہ الصدر ماذھب الیہ البیہقی وھو ان جمیع السور ترتیبھا ... یفی الا براءۃ والانفال " [3]

اور امام بیہقی کے قول سے انکو (یعنی علامہ سیوطی کو) شرح صدر ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ تمام ... توں کی ترتیب توقیفی ہے سوائے سورۂ براءۃ اور انفال کے ۔

تیسرا قول یہ ہے کہ سورتوں کی ترتیب بھی آیات کی طرح توقیفی ہے ۔ [4] جو حضرات سورتوں کی

---

1. البرہان نوع ۱۴ ، والاتقان نوع ۱۸
2. محمد عبد العظیم الزرقانی ، مناہل العرفان فی علوم القرآن ص ۳۴۹
3. الاتقان نوع ۱۸ ۔ [4] دیکھئے اتقان ۱۸ ، برہان ، مناہل العرفان ، مباحث فی علوم القرآن مناع القطان

ترتیب کو توقیفی مانتے ہیں ان کی ایک طویل فہرست ہے جس میں امام مالک (۱۸۰ھ) قاضی ابو جعفر احمد النحاس (۳۳۹ھ) ابو بکر الانباری (۳۲۸ھ) ابو القاسم الکرمانی (متوفی بعد ۵۰۰ھ) طیبی (۹۸۱ھ) امام بغوی (۵۱۰ھ) ابراہیم بن الزبیر الغرناطی (۷۰۸ھ) علامہ ابن حزم (۴۵۶ھ) ابن حصار (۴۵۷ھ) مولانا مودودی (۱۹۷۹ء) مولانا حمید الدین فراہی (۱۳۴۹ھ) ڈاکٹر صبحی صالح اور مولانا اشرف علی تھانوی (۱۳۲۳ھ) کے اسمائے گرامی خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ [1]

ان حضرات نے متعدد قرآنی آیات، بہت سی صحیح احادیث اور بے شمار عقلی و نقلی دلائل پیش کئے ہیں۔

ان کی پہلی دلیل یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام نے حضرت عثمانؓ کے مرتب کردہ مصحف پر اجماع کر لیا اور کسی نے مخالفت نہیں کی اگر وہ ترتیب سور و آیات کے معاملہ کو اجتہاد پر مبنی تصور کرتے تو اپنے ذاتی نسخوں پر قائم رہتے اور حضرت عثمانؓ کے نسخہ سے متفق نہ ہوتے۔ [2]

اس کے بعد وہ لوگ ان روایتوں کو پیش کرتے ہیں:

ایک روایت وہ ہے جسے امام احمد اور ابو داؤد حضرت اوس بن ابی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں۔

" قال کنت فی الوفد الذین اسلموا من ثقیف فقال لنا رسول اللہ طرأ علی حزب من القرآن فاردت الا اخرج حتی اقضیہ فسالنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا کیف تحزبون القرآن؟ قالوا نحزبہ ثلاث سور و خمس سور و سبع سور و تسع سور و احدی عشرۃ سورۃ و ثلاث عشرۃ و حزب المفصل من "ق" حتی نختم۔

---

[1] اتقان۔ ابن حزم الظاہری کتاب الفصل فی الملل والاہواء ج ۴ ص ۲۲۱۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن ج ۱ ص ۲۸، مولانا حمید الدین فراہی تفسیر سورۃ القیامہ مترجم مولانا امین احسن اصلاحی ص ۴۸، ۵۲ ڈاکٹر صبحی صالح مباحث فی علوم القرآن ص ۷۰، تفسیر بیان القرآن سورتوں کی شروعات و خاتمہ کے مباحث۔ دیکھئے قرآن میں سورتوں کی ترتیب۔ مولانا اشہد رفیق ندوی، سہ ماہی تحقیقات اسلامی جولائی، ستمبر ۱۹۸۵ء

[2] مناہل العرفان فی علوم القرآن ص ۳۴۷۔

مریم، طٰہٰ اور انبیاء ان سورتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ عتاق اُلیٰ میں سے ہیں۔

"وفی صحیح البخاری انہ کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیھما فقرأ قل ھو اللہ احد والمعوذتین" [1]

اور صحیح بخاری میں یہ بھی روایت ہے کہ ہر رات جب آپ بستر پر تشریف لاتے اپنی ہتھیلی کو جمع کرتے۔ سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر پھونک لیتے۔

علامہ زرقانی ابن عطیہ کے اس قول کے متعلق رقمطراز ہیں:۔

"وقد ذھب الی ھذا الرأی فطاحل من العلماء ولعلہ امثل الاراء لانہ وردت احادیث تفید ترتیب البعض وخلا البعض الآخر بما یفید التوقیف بل وردت أثار تصرح بان الترتیب فی البعض کان عن اجتہاد کالحدیث المروی عن ابن عباس" [2]

اور اس قول کی طرف علماء کی ایک کثیر جماعت گئی ہے۔ اس لئے کہ بعض حدیثیں ایسی ہیں جو ترتیب پر دلالت کرتی ہیں لیکن اس کے علاوہ حدیثیں ترتیب کا فائدہ نہیں پہنچا رہی ہیں بلکہ چند حدیثیں ایسی ہیں جو اس بات پر وضاحت کرتی ہیں کہ بعض سورتوں کی ترتیب صحابہ کرام کی طرف سے ہوئی ہے جیسے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث اس پر دال ہے۔

اسی ضمن میں امام بیہقی کی وہ رائے بھی آجاتی ہے کہ سوائے سورۂ براءۃ اور انفال کے تمام سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے اور علامہ سیوطی ان ہی کے ساتھ ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"والذی ینشرح لہ الصدر ما ذھب الیہ البیھقی وھو ان جمیع السور ترتیبھا توقیفی الا براءۃ والانفال" [3]

اور امام بیہقی کے قول سے انکو (یعنی علامہ سیوطی کو) شرح صدر ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ تمام سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے سوائے سورۂ براءۃ اور انفال کے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ سورتوں کی ترتیب بھی آیات کی طرح توقیفی ہے۔ [4] جو حضرات سورتوں کی

---

[1] البرہان نوع ۱۴۔ والاتقان نوع ۱۸

[2] محمد عبد العظیم الزرقانی، مناہل العرفان فی علوم القرآن ص ۳۴۹

[3] الاتقان نوع ۱۸۔ [4] دیکھئے اتقان ۱۸، برہان، مناہل العرفان۔ مباحث فی علوم القرآن مناع القطان

ترتیب کو توقیفی مانتے ہیں ان کی ایک طویل فہرست ہے جس میں امام مالک (۱۷۸ھ) قاضی ابی جعفر احمد النحاس (۳۳۹ھ) ابو بکر الانباری (۳۲۸ھ) ابو القاسم الکرمانی (متوفی بعد ۵۰۰ھ) طیبی (۹۸۱ھ) امام بغوی (۵۱۰ھ) ابراہیم بن الزبیر الغرناطی (۷۰۸ھ) علامہ ابن حزم (۴۵۶ھ) ابن حصار (۷۵۲ھ) مولانا مودودی (۱۹۷۹ء) مولانا حمید الدین فراہی (۱۳۴۹ھ) ڈاکٹر صبحی صالح اور مولانا اشرف علی تھانوی (۱۳۶۲ھ) کے اسمار گرامی خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ [1]

ان حضرات نے متعدد قرآنی آیات، بہت سی صحیح احادیث اور بے شمار عقلی و نقلی دلائل پیش کئے ہیں۔

ان کی پہلی دلیل یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام نے حضرت عثمانؓ کے مرتب کردہ مصحف پر اجماع کر لیا اور کسی نے مخالفت نہیں کی اگر وہ ترتیب سور و آیات کے معاملہ کو اجتہاد پر مبنی تصور کرتے تو اپنے ذاتی نسخوں پر قائم رہتے اور حضرت عثمانؓ کے نسخہ سے متفق نہ ہوتے۔ [2]

اس کے بعد وہ لوگ ان روایتوں کو پیش کرتے ہیں:

ایک روایت وہ ہے جسے امام احمد اور ابو داؤد حضرت اوس بن ابی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں۔

"قال کنت فی الوفد الذین اسلموا من ثقیف فقال لنا رسول اللہ طرأ علی حزب من القرآن فاردت الا اخرج حتی اقضیہ فسالنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا کیف تحزبون القرآن؟ قالوا نحزبہ ثلاث سور و خمس سور و سبع سور و تسع سور و احدی عشرۃ سورۃ و ثلاث عشرۃ و حزب المفصل من "ق" حتی نختم۔

---

[1] اتقان۔ ابن حزم الظاہری۔ کتاب الفصل فی الملل والاہواء ج ۴ ص ۲۲۱۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن ج ۱ ص ۱۲، مولانا حمید الدین فراہی تفسیر سورۃ القیامہ مترجم مولانا امین احسن اصلاحی ص ۴۸، ۵۲، ڈاکٹر صبحی صالح مباحث فی علوم القرآن ص ۷۰، تفسیر بیان القرآن سورتوں کی شروعات و خاتمہ کے مباحث۔ دیکھئے قرآن میں سورتوں کی ترتیب۔ مولانا اشہد رفیق ندوی سہ ماہی تحقیقات اسلامی جولائی، ستمبر ۱۹۸۵ء

[2] مناہل العرفان فی علوم القرآن ص ۳۴۷۔

"وہ کہتے ہیں کہ میں اس وفد میں شریک تھا جو قبیلہ ثقیف سے مسلمان ہو کر آیا تھا۔ جب رسول اللہ کو آنے میں تاخیر ہو گئی تو آپ نے وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں قرآن پڑھنے میں مشغول تھا اس لئے خیال ہوا کہ اس کو پورا کر کے نکلوں۔ پھر ہم اصحاب رسولؐ سے دریافت کیا قرآن پڑھنے میں آپ لوگوں کا کیا معمول ہے۔ انہوں نے کہا پہلے دن تین سورتیں، پھر پانچ، پھر نو، پھر تیرہ اور آخر میں حزب مفصل کی تمام سورتیں یعنی سورہ ق سے خاتم قرآن تک۔

قالوا فهذا يدل على ان ترتيب السور على ماهو في المصحف الان كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ۱ے

تو محققین کا خیال ہے کہ یہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ موجودہ سورتوں کی ترتیب رسول اللہؐ کے زمانے میں ہو چکی تھی۔

ابن اشتہ نے "مصاحف" میں ابن وہب عن سلیمان بن بلال کے طریق سے ایک روایت نقل کی ہے۔

"قال سمعت ربيعة يسال لم قدمت البقرة وآل عمران وقد انزل قبلهما بضع وثمانون سورة بمكة وانما انزلت بالمدينة؟ فقال قدمنا والف القرآن على علم ممن الف به الى ان قال فهذا مما ينتهي اليه ولا يسال عنه ۲ے

وہ کہتے ہیں میں نے ربیعہ کو سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے سورۂ بقرہ اور آل عمران کو کیوں مقدم رکھا حالانکہ ان دونوں سے پہلے اسّی سے زائد سورتیں مکہ میں نازل ہو چکی ہیں اور یہ دونوں سورتیں مدینہ میں، تو انہوں نے کہا یہ سب رسول اللہ کی موجودگی میں ہوا ہے اور اس کے متعلق سوال نہیں کیا جا سکتا۔

مشہور روایت ہے کہ قرآن مجید کا جو حصہ نازل ہو چکا ہوتا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ اس کا دورہ کرتے تھے، آخری بار رمضان میں آپ نے دو بار دورہ فرمایا۔ بخاری کی روایت ہے۔

۱ے بحوالہ سابق ۲ے ایضاً

"عن عائشة عن فاطمة اسر الى النبي صلى الله عليه وسلم ان جبريل يعارضني بالقرآن كل سنة وانه عارضني العام مرتين ولا اراه الا حضر اجلي"[1]

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے راز کے طور پر یہ بات بتائی کہ حضرت جبریل ہر سال میرے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے تھے لیکن اس سال انھوں نے میری معیت میں دو بار دورہ کیا ہے۔ غالباً میری موت کا وقت قریب آگیا ہے۔

واثلہ بن اصقع کی روایت ہے۔

"ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اعطيت مكان التوراة السبع الطوال و اعطيت مكان الزبور المئين واعطيت مكان الانجيل المثاني و فضلت المفصل"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے توراۃ کی جگہ سبع طوال، زبور کی جگہ مئین اور انجیل کی جگہ مثانی دیا گیا اور مفصل سے مجھے فضیلت دی گئی۔

قاضی ابوجعفر تحریر فرماتے ہیں۔

"المختار ان تاليف السور على هذا الترتيب من رسول الله واثلة اعطيت مكان التوراة السبع الطوال قال فهذا الحديث يدل على ان تاليف القرآن ماخوذ عن النبي وانه من ذالك الوقت وانما جمع فى المصحف على شئ واحد لانه قد جاء هذا الحديث بلفظ رسول الله صلى الله عليه وسلم على تاليف القرآن قال ومما يدل على ان ترتيبها توقيفي ما اخرجه احمد و ابو داؤد عن اوس بن ابى اوس حذيفة الثقفي"[2]

صحیح بات یہی ہے کہ سورتوں کی یہی ترتیب رسولؐ کی دی ہوئی ہے جیسا کہ حدیث واثلہ سے معلوم ہوتا ہے جس سے یہ واضح ہے کہ قرآن کی ترتیب آنحضرتؐ سے معلوم ہوئی تھی اور وہ اسی وقت کی ہے اور اس وقت کا قرآن اسی ترتیب پر ہے اس لئے کہ یہ حدیث ترتیب قرآن کے متعلق خود آنحضرتؐ کے بارے میں ہے ابوجعفر مزید یہ بھی فرماتے ہیں کہ ترتیب توقیفی ہونے پر اوس بن ابی اوس کی روایت بھی دلالت کرتی ہے۔

ابوبکر بن انباری بیان کرتے ہیں:

---

[1] صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب کان جبریل یعرض القرآن [2] اتقان نوع ۱۸۔

"انزل اللّٰہ القرآن کلہ الی سماء الدنیا ثم فرق فی بضع و عشرین فکانت السورۃ تنزل لامر یحدث والایۃ جواب لمستخبر ویقف جبریل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی موضع السورۃ والایۃ فاتساق السور کاتساق الایات والحروف کلہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فمن قدم سورۃ او اخرھا فقد افسد نظم الایات." ؎۱

اللہ تعالیٰ نے پورا قرآن سماءِ دنیا پر نازل فرما دیا پھر بیس سال سے کچھ زیادہ میں اس کو بانٹ دیا۔ چنانچہ سورہ کسی پیش آمدہ واقعے کے لئے اور آیت سائل کے سوال کے جواب میں اترتی تھی، تو جبریل آنحضورؐ کو آیت اور سورہ کی جگہ بتا دیتے تھے۔ اس لئے سورتوں کی ترتیب بھی آیتوں اور حروفوں کی ترتیب کے مثل ہے اور یہ تمام رسول اللہؐ کی ترتیب کردہ ہے اگر کوئی شخص کسی سورہ کو مقدم یا مؤخر کر دے تو وہ نظمِ قرآن کو بگاڑ دے گا۔

ابوالقاسم کرمانی ارشاد فرماتے ہیں:

ترتیب السور ھکذا ھو عند اللّٰہ فی اللوح المحفوظ علی ھذا الترتیب وعلیہ کان صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعرض علی جبریل کل سنۃ ما کان یجتمع عندہ منہ وعرضہ علیہ فی السنۃ التی توفی فیھا مرتین وکان اٰخر الایات نزولا واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللّٰہ فامرہ جبرئیل ان یضعھا بین اٰیتی الربٰو والدین." ؎۲

سورتوں کی ترتیب اسی طرح اللہ کے ہاں لوحِ محفوظ میں ہے اور اسی ترتیب کے مطابق آنحضرتؐ ہر سال جبریل سے جمع شدہ قرآن کا دورہ کرتے تھے۔ سالِ وفات میں دو بار حضرت جبریل کے ساتھ دورہ ہوا۔

امام طیبی فرماتے ہیں:

"انزل القرآن اولا جملۃ واحدۃ من اللوح المحفوظ الی السماء الدنیا ثم نزل مفرقا علی المصالح ثم اثبت فی المصاحف علی التالیف والنظم المثبت فی اللوح المحفوظ." ؎۳

قرآن مجید پہلے مجموعی طور پر لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہوا پھر ضرورت کے مطابق

؎۱ برہان نوع ۱۳۔ ؎۲ اتقان نوع ۱۸۔ ؎۳ بحوالہ سابق